سوال

(03) گھر کی زینت کےلیے رکھے ہوئے مجسموں کا کیا حکم ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایسے مجسموں کا کیا حکم ہے جو گھروں میں محض زینت کےلیے رکھے جاتے ہے جبکہ ان کی عبادت نہیں ہوتی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

گھروں میں دفتروں میں مجالس میں تصاویر یا حنوط شدہ حیوانات آویزں کرنا جائز نہیں۔ لٹکانے حرمت پر دلالت کرتی ہیں۔ اس لیے کہ یہ چیزیں اللہ سے شرک کا ذریعہ ہیں اور اس لیے بھی اللہ کی مخلوق کی مشابہت اور اللہ کے دشمنوں کی نقالی ہے اور حنوط کردہ جانوروں کو آویزاں کرنے میں مال کے ضیاع کے علاوہ اللہ کی دشمنوں کی نقالی بھی ہے۔ جس سے جانوروں کی تصویر کشی کا دروازہ کھل جاتا ہے جبکہ شریعت اسلامیہ ایسے ذرائع کو مکمل طور پر بند طور کر دیتی ہے جو شرک یا گناہ کے کاموں کی طرف لے جاتے ہیں۔ نوح علیہ السلام کی قوم میں ان کے زمانہ کے پانچ بزرگوں کی تصویر کشی کی وجہ سے ہی شرک رائج ہوا تھا ان لوگوں نے ان کے مجسمے اپنی مجلسوں میں نصب کر رکھے تھے۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ نے اپنی کتاب مبین میں اس کی یوں وضاحت فرمائی ہے کہ:

وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ۝ وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا

''اور کہنے لگے کہ اپنے معبودوں کو ہر گز نہ چھوڑنا اور ود، سواع یغوث، یعوق اور نسر کو کبھی ترک نہ کرنا اور انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے'' (نوح: ۲۳)

گویا ایسے لوگوں کی ان ناپسندیدہ کاموں سے بچنا ضروری ہے جس کی وجہ سے وہ شرک میں جا پڑے تھے۔ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((لَاتَدعْ صورةً إِلَّا طَمستها، ولا قبراً مشرفًا إِلا سوَّيته))

''جو بھی تصویر یا مجسمہ دیکھو اسے مٹا دو اور جو قبر اونچی دیکھو اسے برابر کر دو۔''

مسلم نے اپنی صحیح میں اس حدیث کی تخریج کی ہے نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَشَدُّ النَّاس عذاباً يومَ القيامة المصوِّرون))

''قیامت کے دن سب سے سخت عذاب مصوروں کو ہوگا''

اس حدیث صحت پر اتفاق ہے اور اس بارے میں اور بھی بہت سی احادیث ہیں۔۔۔اور توفیق عطا کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 30

محدث فتویٰ